ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

پاکستان میں عورت مارچ کا ارتقاء: مذہبی جماعتوں کے کردار کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی جائزہ

The Evolution of the Women's March in Pakistan: An Exploratory Review of the Role of Religious Parties in the Light of Islamic Shariah

☆***Ameer Hamza Qadri***
Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies B.Z.U. Multan
☆☆***Iqra Fatima***
BS Scholar FG Degree College for Women Multan Cantt
☆☆***Dr. Allah Ditta***
Assistant Professor F.G. Degree College for Women Multan Cantt,
profabughufran475@gmail.com

Abstract

This article intends to discuss the women march in Pakistan and its reaction from religious parties of Pakistan. A woman is the most beautiful being in the universe. Allah Almighty has given man a beautiful gift in the form of a woman. Rasulullah sallallahu alayhi wa sallam has also said that among the things of your world, women and perfume have been made dear to me. The rights that Islam has given to women have not been given by any religion or society in the world. Since the beginning of Islam, women have been occupying important and key positions in Islam and have been performing services in various fields, but the teachings of Islam indicate that a woman's jewel is modesty and bashfulness. Therefore, a woman has to fulfill these responsibilities with a veil. History shows that the veil has never stood in the way of progress. But some people started propagandizing negatively about the veil that Islam does not give rights to women, rather Islam takes away the freedom of women. While Western society provides freedom to women. In the 20th century, the women's march began to restore women's rights. Many other factors and elements were also working behind it. This movement reached Pakistan from the West and due to Western colonialism; it also got a lot of support from some liberal people. But as a whole this movement could not be popular with the public. Because the interaction of the Pakistani society is not ready to accept it. Yet this movement continues to be adorned by the media. This article examines the women march movement and shows the reactions of religious parties to it.

Key Words: - *Women March, Pakistan, Religious Parties, Shariah, Muslim Society.*

عورت مارچ کا آغاز

عورت کائنات ہستی کا حسین ترین وجود ہے۔ اللہ رب العزت نے مرد کو عورت کی صورت میں ایک خوبصورت تحفہ عطا فرمایا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ تمہاری دنیا کی چیزوں میں سے مجھے عورتیں اور خوشبو محبوب بنادی گئی ہیں۔[1] اسلام نے عورت کو جو حقوق عطا کیے ہیں، وہ دنیا کے کسی مذہب اور معاشرے نے عطا نہیں کیے۔ ابتدائے اسلام سے ہی عورتیں اسلام میں بڑے اہم اور کلیدی عہدوں پر فائز رہی ہیں اور متعدد میادین میں خدمات سرانجام دیتی رہی ہیں تاہم اسلام کی تعلیمات یہ بتاتی ہیں کہ عورت کا زیور شرم وحیا ہے۔ اس لیے عورت کو اپنی یہ ذمہ داریاں پردے

[1]۔ نسائی، اَبوعبدالرحمن اَحمد بن شعیب بن علي الخراساني، م303ھ، السنن الصغری للنسائي (حلب: مکتب المطبوعات الإسلامية، 1406ھ / 1986ء) بَابُ حُبِّ النِّسَاءِ، ج7 ص61، حدیث 3939

کے ساتھ ادا کرنی ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے کہ پردہ کبھی بھی ترقی کے راستے میں رکاوٹ نہیں بنا لیکن کچھ لوگوں نے پردے کو لے کر منفی طور پر پروپیگنڈا کرنا شروع کر دیا کہ اسلام عورتوں کو حقوق نہیں دیتا بلکہ اسلام عورتوں کی آزادی کو سلب کرتا ہے۔ جب کہ مغربی معاشرہ عورت کو آزادی فراہم کرتا ہے۔ بیسویں صدی میں عورتوں کے حقوق کی بحالی کے لیے عورت مارچ کا آغاز ہوا۔ اس کے پس پردہ بہت سے دیگر عوامل اور عناصر بھی کار فرما تھے۔ مغرب سے یہ تحریک پاکستان پہنچی اور مغربی استعمار کی وجہ سے اسے کچھ آزاد خیال لوگوں سے کافی حمایت بھی ملی۔ لیکن بحیثیت مجموعی یہ تحریک عوامی طور پر مقبول نہیں ہو سکی۔ کیونکہ پاکستانی معاشرے کا تعامل اسے قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پھر بھی یہ تحریک میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہے۔ اس آرٹیکل میں عورت مارچ نامی تحریک کا جائزہ لیا گیا ہے اور اس پر مذہبی جماعتوں کے رد عمل کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں کچھ اہم سوالات پیدا ہوتے ہیں، مثلاً عورت کو اسلام میں کون کون سے حقوق حاصل ہیں؟ کن معاملات پر اسلام قدغن لگاتا ہے؟ کیا عورت صرف گھر میں رہے گی یا گھر سے باہر بھی کوئی ذمہ داری سرانجام دے سکتی ہے؟ عورت مارچ کا آغاز کب ہوا؟ کیا مذہبی جماعتوں نے اسے قبول کیا یا مسترد کر دیا؟ نیز مذہبی جماعتوں نے اس پر کیا رد عمل دیا؟ اس طرح کے بہت سے اہم سوالات کے جوابات اس مقالے میں بیان کیے گئے ہیں۔ تجزیاتی اور اطلاقی تحقیق کی مدد سے نتائج وسفارشات کو بیان کیا گیا ہے۔

عورت کا لغوی مفہوم:

عورَت عربی زبان کا لفظ ہے۔ اس کی جمع عَورَات (عَو-رات) ہے۔ اس کے تین معانی بیان کیے گئے ہیں ا۔ مرد کی مادہ، نار، لگائی، اِستری۔ ۲ جورو، بیوی، زوجہ ۳ شرم گاہ، جسم کے وہ حصے جن کا کھولنا موجب شرم ہے۔ عورت ذات۔ عورت کی جنس۔[2] قرآن مجید میں عورۃ کا لفظ کئی مقامات پر استعمال ہوا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

اِنَّ بُیُوْتَنَا عَوْرَةٌ ﴿وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ﴾ اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا [3]

کہ ہمارے گھر کھلے پڑے ہیں حالانکہ وہ کھلے نہیں تھے وہ تو صرف بھاگنا چاہتے تھے۔

اوپر دی گئی آیت میں عَورۃ کا معنی کھلی پڑے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ ایک اور مقام پر ارشاد ربانی ہے:

وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ[4]

تیسرے عشاء کی نماز کے بعد یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں۔

اوپر دی گئی آیت میں عَورت کا لفظ پردے کے معانی میں استعمال ہوا ہے۔

---

[2] فیروز الدین، الحاج، م ۱۹۴۹ء، فیروز اللغات (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، س۔ن) ص ۹۰۶

[3] القرآن، الاحزاب، ۱۳:۳۳

[4] القرآن، النور، ۵۸:۲۴

مارچ:(march)

مارچ انگریزی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی سنہ عیسوی کے تیسرے مہینے کے ہیں۔ جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے نیز یہ لفظ کوچ۔ روانگی، باقاعدہ قدم اٹھانا۔ معین رفتار سے چلنا۔ مارچ پاسٹ فوج کی سلامی۔ وغیرہ کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے۔[5]

عورت مارچ:

اس تحریک کو خاص عورت مارچ کا نام اس لیئے دیا گیا کیونکہ ایک تو یہ خاص عورت کے حقوق کے متعلق ہے اور دوسرا مارچ نام اس لیے دیا گیا کہ مارچ کا ایک مطلب قدم اٹھانہ ہے، اس لیئے اس تحریک کا نام عورت مارچ رکھا گیا۔

عالمی یوم خواتین:

روئے زمین پر جب سے آدم وحوا کی داستان شروع ہوئی، تب ہی سے بنتِ حوا کو بے پناہ مصائب، مشاکل اور تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا رہا۔ دور وہشت ہو یا ابتدائی تمدن کا دور معاشرتی زندگی میں ایک اہم عنصر ہونے کے باوجود اس کی حیثیت مردوں کے ملکیت کا تصور پیدا ہونے کے بعد جب زر اور زمین کی حفاظت کے لیے جنگ وجدل اور قتال کی صورت پیدا ہوئی اور وہی قبیلہ یا گروہ اپنی بقا اور اور سلامتی برقرار رکھنے میں کامیاب ہوا جو کہ زیادہ سے زیادہ عددی قوت کا مالک تھا اور یہ بات بلکل واضح ہے ہوا کی بیٹی کی کوکھ ہی سے افرادی قوت جنم لیتی ہے اور اس طرح سے توسیع قبائل یا افراد کی وجہ سے زر اور زمین کے ساتھ زن بھی شامل ملکیت کے شدید تصور میں رچ بس گئی۔ اور اس تصور کی وجہ سے ہی عورت کے استحصال کا آغاز ہوا دیوتاؤں سے وابستہ مذاہب نے مادر کائنات یعنی عورت کو بھی ایک عجیب طلسم بنا دیا اور اس کے متعلق عجیب وغریب نظریات کا پرچار ہونے لگا اور مردوں نے اس کے خلاف کئی تحقیر امیز باتیں کرنا شروع کر دی تھیں اس کو شیطان کا دروازہ، گناہوں کا محل اور آفات کا پنڈ اراہ سمجھا جانے لگا۔[6]

یہ ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے معاشرے کے حسن وقار تنظیم اور استحکام کا راز عورت کی پر خلوص قربانیوں اور لازوال جدوجہد میں پوشیدہ ہے مگر یہ بھی تاریخ عالم کی تلخ حقیقت ہے کے دنیا کی تہذیبوں میں عورت کو وہ مقام ومرتبہ نہیں دیا گیا جس کی وہ مستحق تھی۔ کبھی اسے گناہ کی جڑ کبھی مرد کے پاؤں کی جوتی اور کبھی بازاروں میں فروخت ہونے والی جنس بے مایہ سمجھا گیا اسے ہر خطے میں مظلوم مجبور اور محروم رکھا گیا اسے کوئی سماجی معاشی اور سیاسی حقوق حاصل نہ تھے ایسے میں زندہ درگور ہوتی عورت کے لئے محسن نسواں ﷺ نبی رحمت ﷺ ایک ایسا نظام لے کر آئے جس میں اسے انسانیت کے شرف سے نوازا گیا قرآن کا اعلان نہایت صاف اور واضح ہے کے کے اعتبار سے مرد اور عورت کا ایک ہے جس طرح مرد کے حقوق عورت پر ہیں ٹھیک اسی طرح عورت کے حقوق مرد پر ہیں۔[7]

---

[5] فیروز الدین، فیروز اللغات، ص ۱۱۸۳

[6] ندوی، عبد القیوم، اسلام اور عورت، (لاہور: دار الابلاغ پبلیشرز اینڈ ڈیسٹری بیوٹرز، ۱۹۵۲ء) ص ۲۰

[7] ثریا بتول علوی، خواتین کا عالمی دن (لاہور: ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی، ۲۰۱۷ء) ص ۳

اس وقت جب معاشرے میں عورت کو ذلیل ترین مخلوق سمجھا جاتا تھا۔اسلام میں پہلی بار عورت کی مساوات وبرابری کی بات کی اس کے حقوق کا نعرہ بلند کیااور واضح الفاظ میں کہہ دیا کہ،

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا[8]

لوگو! اپنے اس پروردگار سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا پھر ان دونوں سے (دنیا میں) بہت سے مرد اور عورتیں پھیلا دیں۔

اس سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ مرد اور عورت کی تخلیق میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ عورت بھی انسان ہے لہذا ان دونوں کو ایک دوسرے کے لئے باعث عزت وفخر ہونا چاہیے۔اسی طرح سے ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے،

يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى[9]

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک ہی مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے۔

یعنی عورت اور مرد کو انسانیت کے اعتبار سے یا تخلیق وپیدائش کے اعتبار سے ایک دوسرے پر قطعی فوقیت حاصل نہیں ہے پیدا کرنے والا رب ان کا خالق، ان کا مصدر ایک ہی ہے پھر بار بار یہ بات واضح کر دی گئی ہے کہ بڑائی صرف تقوی والوں کو حاصل ہے

تہذیب وتمدن کی ترقی کے ساتھ بلاآخر یہ تبدیلی آئی کہ خاندانی نظام میں کچھ نہ کچھ اعتدال آگیا اور نکاح کو اہمیت دی جانے لگی عورت کو مرد کے شانہ بشانہ حقوق ملنے لگے، وقت گزرنے کے ساتھ ترقی بڑھتی گئی اور حالات میں تبدیلی کے ساتھ عورت کی آزادی بھی بڑھتی گئی اور مزید خرابیاں پیدا ہوتی گئیں، مختلف حقوق ملنے کے باعث عورت خود بہت آزاد اور خود سر ہو گئی، اخلاقی اور معاشرتی قدریں رفتہ رفتہ دم توڑنے لگیں جس سے فحاشی اور عریانی کو فروغ ملتا گیا، آج کے دور میں جہاں عورت کو ضرورت سے زیادہ آزادی حاصل ہے وہی کچھ مقامات پر عورت جسمانی وذہنی تشدد کا شکار ہوئی اسی نقطہ نظر کو مدِ نظر رکھتے ہوئے عورت مارچ کے نام سے ایک تحریک شروع کی گئی، بظاہر تو یہ عورتوں کے حقوق کے لیے آواز اُٹھانے والی تحریک تھی لیکن اس تحرک میں فحاشی اور عریانی کو سرِعام پھیلایا گیا اس تحرک میں صرف عورتیں ہی شامل نہیں تھی بلکہ مرد، بچے، بُڑھے اور Transgender community بھی شامل تھی۔

تحریک کا آغاز

دوسری جانب مغربی دنیا نظر آتی ہے جہاں آج بھی عورت اپنے حقوق کے لئے ماری ماری پھر رہی ہے یہاں 8 مارچ کا دن عالمی یوم خواتین کے طور پر منایا جاتا ہے عالمی یوم خواتین کی تاریخ ایک صدی قدیم ہے۔8 مارچ 1907ء کو امریکہ نیویارک میں لباس سازی کی صنعت سے وابستہ سینکڑوں کارکن خواتین نے مردوں کے مساوی حقوق اور بہتر حالات کار کے لئے زبردست مظاہرہ کیا۔ان کا مطالبہ تھا کے 10 گھنٹے محنت کے عوض معقول تنخواہیں دی جائیں۔ ان کے اس احتجاج پر پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔اس واقعے کے ایک برس بعد 8 مارچ 1908ء کو نیویارک ہی میں سوئی سازی کی صنعت سے

---

[8] القرآن، النساء،۴:۱

[9] القرآن، الحجرات،۴۹:۱۳

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

تعلق رکھنے والی خواتین نے ووٹ کے حق اور بچوں کی جبری مشقت کے خاتمے کے لیے مظاہرہ کیا۔اس مظاہرے پر بھی پولیس نے ذریعے تشدد کیا گیا،گھوڑ سوار پولیس نے خواتین کو لاٹھیوں سے مار مار کر لہولہان کیا۔خواتین کو بالوں سے پکڑ کر سڑک پر دور تک گھسیٹا گیا نہ صرف یہ بلکہ بہت سی خواتین کو جیلوں میں بند کر دیا گیا۔اس طرح کے ردِعمل نے اس تحریک کو اور زیادہ مقبولیت دی۔عالمی سطح پر جمہوریت اور حقوق کے لئے جدوجہد کی تاریخ میں فرانس کو خاص اہمیت حاصل ہے خواتین کے حقوق کے حوالے سے بھی یہ انقلاب اہم ہے 1789ء میں انقلاب فرانس کے دوران پیرس کی خواتین نے ازادی اور برابری کے مطالبات کالگاتے ہوئے دراصل تک مارچ کیا مارچ 1857ء میں امریکہ میں خواتین نے کی بہتری کے لئے احتجاج کیا 1866ء میں ورکرز کی پہلی عالمی کانگریس میں مطالبہ کیا گیا کے خواتین کو پروفیشنل شعبوں میں ترقی کے مواقع دیے جائیں اس کانگریس میں روایتی رجحان کے خلاف آواز بلند کی گئی کہ عورت کا مقام صرف گھر ہے۔[10]

19 جولائی 1889ء میں کلارا زیٹ کن (Clara zetikin) نے دوسری عالمی کانفرنس پیرس میں ماؤں اور بچوں کے تحفظات کے ساتھ ساتھ خواتین کی شمولیت کو قومی ادارے میں شمولیت کے لئے اہم قرار دیا۔1899ء میں نیوزی لینڈ میں خواتین کا بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔اس سال 19 ویں صدی ختم ہو رہی تھی۔انیسویں صدی نہ صرف جنگوں کی صدی رہی بلکہ اس صدی کے آغاز ہی سے جنگ کے آثار پیدا ہو رہے تھے۔ اس موقع پر خواتین نے جنگ کے خلاف احتجاج کیا۔8 مارچ 1907ء اور 8 مارچ 1908ء کو نیویارک میں خواتین کا احتجاج قابل دید تھا۔1909ء میں یہ طے پایا کہ ہر سال فروری کے آخری اتوار کو خواتین کا عالمی دن منایا جائے گا۔1910ء میں کوپن ہیگن میں سوشلسٹ انٹرنیشنل کے اجلاس میں 13 ممالک سے تعلق رکھنے والی خواتین نے شرکت کی اس میں طے پایا خواتین کے عالمی دن کو پوری دنیا میں منایا جائے لیکن اس کے لئے کوئی مخصوص تاریخ مقرر نہیں کی گئی تھی۔1911ء میں کوپن ہیگن کے اجلاس کے مطابق 19 مارچ کو ڈنمارک، اسٹریلیا، جرمنی، سوئزر لینڈ میں خواتین کا عالمی دن جوش و خروش سے منایا گیا تقریبا 10 لاکھ مردوں اور خواتین نے جلوس نکالے، جن میں خواتین کو ووٹ کا حق دینے کے مطالبے کے ساتھ ساتھ ملازمتوں میں ان کے امتیازی سلوک کی بھی مذمت کی گئی۔ایک ہفتے بعد یعنی 25 مارچ 1911ء کو نیویارک میں ہونے والی آتشزدگی میں 114 کارکن لڑکیوں کی موت واقع ہوئی۔اس واقعہ نے امریکہ میں مزدوروں کے لیے کی جانے والی قانون سازی پر گہرے اثرات مرتب کیے۔[11]

8 مارچ خواتین کا عالمی دن کیسے قرار پایا؟

8 مارچ خواتین کا عالمی دن کیسے قرار پایا؟اس کے لئے ایک دلیل پیش کی جاتی ہے 1907 میں نیویارک میں کچھ خواتین نے مارچ کو اپنی ملازمت کی شرائط کو بہتر بنانے کے لئے مظاہرہ کیا جلسے جلوس بھی ہوئے ان خواتین پر تشدد بھی ہوا مگر ان کے چند ایک مطالبات مان لیے گئے اسی لئے اس دن کو اقوام متحدہ نے عالمی یوم خواتین قرار دیا۔یہ دن منانے کی روایت بھی خوب ہے۔یہ اہل مغرب کی شاطرانہ پالیسی ہے کہ بے بس اور کمزور طبقوں کے

---

[10] ثریا بتول علوی، خواتین کا عالمی دن (لاہور: ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی، ۲۰۱۷ء) ص ۵-۶

[11] ثریا بتول علوی، خواتین کا عالمی دن (لاہور: ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی، ۲۰۱۷ء) ص ۷-۸-۹

دن مناؤ ان کے حقوق کا ورد وظیفہ کرو پھر ہمدردی کے دو بول سنا دو پھر سارا سال وہ مجبور لوگ اپنی جملہ مجبوریوں اور بے بسی کے ساتھ پڑے سسکتے رہیں۔[12]

عورت مارچ پر مذہبی جماعتوں کا ردِ عمل

عورت مارچ قرآن واحادیث کی روشنی میں

صالح معاشرے کی بنیاد رکھنے میں عورت ہی پہلا مکتب ہے، جب وہ کتاب اللہ اور سنت رسولؐ پر عمل پیرا ہو۔ کیوں کہ کتاب اللہ اور سنّت رسول ﷺ کو تھام لینا ہی ہر جہالت و گمراہی سے دُوری کا سبب ہے۔ قرآن مجید میں عورت کی اہمیت اور مقام کے بارے میں کئی آیات موجود ہیں۔ عورت خواہ ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہو، اسلام نے ان میں سے ہر ایک کے حقوق و فرائض کو تفصیل سے بیان کر دیا ہے پھر یہ لبرل طبقہ کس طرح یہ کہ سکتا ہے عورت کو اسلام میں حقوق نہیں دیے۔ انسان ہونے میں مرد و عورت سب برابر ہیں۔ یہاں پر مرد کے لیے اس کی مردانگی قابلِ فخر ہے اور نہ عورت کے لیے اس کی نسوانیت باعثِ عار۔ انسان کی حیثیت سے دونوں اپنی خلقت اور صفات کے لحاظ سے فطرت کا عظیم شاہ کار ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تخلیق کے درجے میں عورت کو مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں رکھا ہے، اسی طرح انسانیت کی تکوین میں عورت مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ میں ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے

> يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً [13]
>
> لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی جان سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دیئے

اللہ تعالیٰ کے ہاں اجر کا استحقاق برابر قرار پایا۔ ان دونوں میں سے جو کوئی بھی کوئی عمل کرے گا، اسے پوری اور برابر جزاء ملے گی۔ ارشادِ ربانی ہے

> فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّيْ لَاۤ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ [14]
>
> جواب میں ان کے رب نے فرمایا: میں تم میں سے کسی کا عمل ضائع کرنے والا نہیں ہوں۔ خواہ مرد ہو یا عورت تم سب ایک دوسرے کے ہم جنس ہو

معاشرے میں عورت کی عزت و احترام کو یقینی بنانے کے لیے اس کے حق عصمت کا تحفظ ضروری ہے۔ اسلام نے عورت کو حق عصمت عطا کیا اور مردوں کو بھی پابند کیا کہ وہ اس کے حق عصمت کی حفاظت کریں

> قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ [15]

---

[12] ثریا بتول علوی، خواتین کا عالمی دن (لاہور: ویمن اینڈ فیملی کمیشن جماعت اسلامی، ۲۰۱۷ء) ص ۱۱-۱۲

[13] القرآن، النساء، ۴:۱

[14] القرآن، آل عمران، ۳:۱۹۵

[15] القرآن، النور، ۲۴:۳۰

مومن مردوں سے کہہ دو کہ اپنی نظریں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں یہ ان کے لیے بڑی پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام یہ کرتے ہیں اللہ ان سے خبر دار ہے

فرج کے لغوی معنی میں تمام ایسے اعضاء شامل ہیں، جو گناہ کی ترغیب میں معاون ہوسکتے ہیں، مثلاً آنکھ، کان، منہ، پاؤں اور اس لیے اس حکم کی روح یہ قرار پاتی ہے کہ نہ بری نظر سے کسی کو دیکھو، نہ فحش کلام سنو اور نہ خود کہو، اور نہ پاؤں سے چل کر کسی ایسے مقام پر جاؤ، جہاں گناہ میں مبتلا ہو جانے کا اندیشہ ہو۔ اس کے بعد عورتوں کو حکم ہوتا ہے

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا[16]

اور مومن عورتوں سے بھی کہہ دو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھا کریں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کیا کریں اور اپنی آرائش (زیور) کے مقامات کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہے

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ ؕ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْۢ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ۗ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ ؕ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌۢ بَعْدَهُنَّ ؕ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ ؕ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ[17]

مومنو! تمہارے غلام لونڈیاں اور جو بچے بالغ نہیں ہوئے تین اوقات میں تم سے اجازت لے لیا کریں۔ ایک تو صبح نماز سے پہلے دوسرے گرمی کی دوپہر کو جب تم کپڑے اتار دیتے ہو اور تیسرے عشاء کی نماز کے بعد یہ تین اوقات تمہارے پردے کے ہیں ان کے آگے پیچھے یعنی دوسرے وقتوں میں نہ تم پر کچھ گناہ ہے نہ ان پر کہ کام کاج کے لیے ایک دوسرے کے پاس آتے جاتے ہو اس طرح اللہ اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان فرماتا ہے اور اللہ بڑا علم والا اور حکمت والا ہے۔

حدیث مبارکہ میں ہے کہ،

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم حُبِّبَ إِلَيَّ مِنَ الدُّنْيَا النِّسَاءُ وَالطِّيبُ وَجُعِلَ قُرَّةُ عَيْنِي فِي الصَّلاَةِ [18]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس (اللہ) نے دنیا سے عورتوں اور عطروں کو میرے لیے محبوب بنایا اور نماز کو میری آنکھ کا ٹھنڈا بنایا۔

حضور ﷺ کی اس حدیث میں واضح طور پر بیان ہے کہ عورت اور عطروں کو محبوب بنایا، عورت بھی وہ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی پیروی کرنے والی ہو۔ عمل کا حکم ہو، یا پردے کا تقویٰ کا مرد اور عورت دونوں کو برابر حکم ہے۔ مکتب اسلام میں مرد اور عورت کے درمیان ایک حجاب اور حد بندی قائم کی گئی ہے۔ تاہم اس کا یہ مطلب نہیں کہ عورتوں کی دنیا مردوں کی دنیا سے بالکل جدا اور مختلف ہے۔ نہیں عورتیں اور مرد معاشرے میں اور کام

---

[16] القرآن، النور، ۲۴:۳۱

[17] القرآن، النور، ۲۴:۵۸

[18] نسائی، احمد بن شعیب، م ۳۰۳ھ، سنن نسائی (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ, ۱۴۰۶ھ) باب حُبِّ النِّسَاءِ ج ۴، الحدیث: ۳۳۹۱

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کی جگہوں پر ایک ساتھ ہوتے ہیں ہر جگہ ان کو ایک دوسرے سے کام پڑتے ہیں۔ سماجی مسائل کو مل جل کر حل کرتے ہیں، مرد اور عورت میں اسلام میں عمل میں کوئی فرق نہیں رکھا۔

عورت مارچ عصر حاضر کے علماء کی نظر میں

حیامارچ:

پاکستان میں 8 مارچ کو خواتین کے عالمی دن کے موقع پر کئی چھوٹے بڑے شہروں میں عورت آزادی مارچ کا انعقاد کیا گیا۔ اسلام آباد، لاہور، کراچی، کوئٹہ، سکھر اور ٹوبہ ٹیک سنگھ سمیت ملک کے مختلف علاقوں میں یہ مارچ منعقد ہوئے تاہم پشاور میں عورت مارچ نہیں ہوا۔ مارچ کے شرکا میں نوجوان لڑکے لڑکیوں کے علاوہ بڑی عمر کے افراد، خواجہ سرا اور دیگر گروہوں کے نمائندے بھی شامل تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ ملک کے مختلف شہروں میں عورت مارچ کے خلاف مذہبی تنظیموں اور دیگر گروہوں کی جانب سے ریلیاں بھی نکالی گئیں۔ جماعتِ اسلامی، جمعیت علمائے اسلام اور منہاج القران سمیت دیگر مذہبی تنظیموں کی جانب سے احتجاجی مظاہرے کیے گئے۔۔ عورت مارچ کی مخالفت صرف مذہبی لوگوں نے ہی نہیں بلکہ کچھ غیر مسلم مفکرین نے بھی بھرپور انداز میں کی ہے کہ عورت مارچ واضح طور پر فحاشی اور عورت اور مرد کے مقدس رشتے کی سب سے بڑی دشمن ہے۔

ان مذہبی جماعتوں نے عورت مارچ کی بھرپور مخالفت کرتے ہوئے حیامارچ کا انعقاد کیا۔

جمعیت علمائے اسلام:

جمعیت علمائے اسلام پارلیمنٹ کے اندر اور باہر عورت مارچ کی مخالفت کر رہی ہے۔ کراچی میں جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے جے یو آئی کے سربراہ مولانا فضل الرحمن نے عورت مارچ کی مزاحمت کرتے ہوئے، ان کا کہنا ہے کہ حکومتی سرپرستی میں فحاشی و عریانی کو فروغ دیا جارہا ہے۔ حکومت کے آزاد رویوں سے این جی اوز کو عورت مارچ سے تہذیبی اقدار پر حملہ کرنے کا موقع مل رہا ہے، ان کا کارکنوں سے کہنا ہے ایسے فحاشی پھیلانے والے عناصر جہاں بھی نظر آئیں ان کے بارے میں قانون کو مطلع کریں، قانون حرکت میں نہ آئے تو ہم سڑکوں پر نکل کر دستور کی اسلامی شقوں کے تقاضوں کا تحفظ کریں گے [19]

مفتی محمد نعیم کا کہنا ہے کہ میرا جسم میری مرضی جاہلیت کا نعرہ ہے جس کے ذریعے معاشرے میں حیوانیت کو پروان چڑھایا جارہا ہے۔

ان کے مطابق اسلام کا دیگر مذاہب سے موازنہ کریں تو اسلام نے خواتین کو جو حقوق دیے ہیں وہ کسی بھی مذہب نے نہیں دیے ٹانگیں کھول کر بیٹھنا عورتوں کی خودمختاری نہیں، بلکہ اسلام کے خلاف شدت پسند عمل ہے۔ ورکنگ کلاس کی خواتین کی حمایت کی جاتی ہے وہ کام کر سکتی ہے لیکن وہ یہ نہیں چاہتے کہ کچھ این جی اوز اور مراعات یافتہ طبقے کی خواتین عورت مارچ کو یرغمال بنالیں اور فحاشی پھیلائیں۔ سب سے بڑا مسئلہ تعلیم کا ہے جس کا کوئی بینر نظر نہیں آتا عظمی قاضی لکھتی ہیں عورت مارچ عورت آزادی مارچ میں تبدیل ہوگیا ہے، یہ ایلیٹ خواتین عام عورتوں کا نقصان کر رہی ہیں جس کا کوئی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا ہے۔ [20]

[19] ریاض سہیل، https://www.bbc.com/urdu/pakistan-51769415 Aurat March 2020، 2مارچ2024

[20] ریاض سہیل، https://www.bbc.com/urdu/pakistan-51769415 Aurat March 2020، 2مارچ2024

JAHAN E TAHQEEQ
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

جماعتِ اسلامی:

پاکستان میں کچھ مغرب زدہ خواتین اس سلسلے میں اسلام آباد میں جو مظاہرہ کرتی ہیں وہ ایسے قابل اعتراض نعروں پر مشتمل پلے کارڈز اور بینرز اٹھائے ہوئے ہوتی ہیں جن سے عام مسلمانوں کے دینی جذبات کو ٹھیس لگتی ہے۔ ایک طرح سے یہ ایک متنازع مسئلہ بن جاتا ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا جانے والا ملک ہے اس لیے یہاں جمہوریت اور آزادی اظہار کے عنوان سے کسی بھی این جی او کو عام مسلمانوں کے دینی جذبات سے کھیلنے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ پچھلے کچھ سال سے پاکستان کی باپردہ اور باحیا خواتین اور بالخصوص جماعت اسلامی شعبہ خواتین اس دن حیامارچ کے عنوان سے اپنی ریلی بھی نکالتی ہیں جو درحقیقت حیاو قار کی علامت ہے۔

اسلام آباد میں جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والی خواتین نے بھی مارچ کیا۔ انہوں نے چائنہ چوک سے نیشنل پریس کلب تک مارچ کیا۔ جماعت اسلامی سربراہ سینیٹر سراج الحق نے کہا ہے کہ مغرب کے مادر پدر آزاد کلچر سے مرعوب مافیا اسلامی تہذیب کو قتل کرنا چاہتا ہے، 8 مارچ کو پورے ملک میں خواتین کے حقوق کے لیے خصوصی پروگرامز اور مارچ کریں گے ان کا کہنا ہے کہ انسانی حقوق کے نام پر قرآن وسنت کو روندنے اور اپنی تہذیب و روایات کو پامال کرنے کی اجازت کسی صورت نہیں دے سکتے۔ تاریخی طور پر دیکھا جائے تو پاکستان میں خواتین کی سیاسی وسماجی جدوجہد عورت مارچ سے بہت پہلے بلکہ قیام پاکستان سے بھی قبل مختلف صورتوں میں جاری ہے۔ سراج الحق کا کہنا ہے قیام پاکستان کے فوراً بعد 1949ء میں ملک کے پہلے وزیر اعظم لیاقت علی خان کی اہلیہ بیگم رعنا لیاقت نے آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن کی بنیاد رکھی تاکہ خواتین کو معاشی، سماجی اور سیاسی سطح پر آگے بڑھنے کا موقع مل سکے[21]

[21] یوم خواتین پر حیامارچ، https://www.urdunews.com/node/463631, 1 مارچ 2024

(https://www.bbc.com/urdu/pakistan-51769415)

اس کے علاوہ جماعت اسلامی کی خواتین نے عورت مارچ میں لگائے گئے بیہودہ نعروں کا جواب بھی بڑے ہی عمدہ انداز میں دیا، عورت مارچ میں پردے کے خلاف نعرہ لگایا گیا کہ دوپٹہ خود پہن لو، اس کے جواب میں حجاب حیا کی علامت، میرا حجاب میری شان کے نعرے بلند کیے۔ عورت مارچ میں شادی نہیں آزادی کے نعرے لگائے گئے، اس کے جواب میں جماعت اسلامی نے آزادی نہیں مضبوط بندھن کے نعرے سے جواب دیا۔

(https://www.urdunews.com/node/463631)

جماعتِ اسلامی کی رہنما، قومی اسمبلی اور اسلامی نظریاتی کاؤنسل کی سابق رکن، ڈاکٹر سمیحہ راحیل قاضی اس مارچ کی شدید الفاظ میں مذمّت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں، پلے کارڈز، بینرز خود بتا رہے تھے کہ اُنہیں اٹھانے والوں کا تعلق کس قبیل سے ہے ایک آزاد خیال کا کہنا ہے کہ "اِنہوں نے ہمارا کام بہت مشکل کر دیا ہے" جب کہ انہوں نے اسلام پسند عناصر اور پاکستان سے محبّت کرنے والوں کا کام آسان کر دیا ہے۔ لوگوں کو پتا چل گیا ہے کہ یہ کیسی سوچ کے حامل افراد ہیں۔ یہ ہماری عورتوں، نسلِ نو کی بچّیوں کے خلاف ایک منظّم چال ہے۔ یہ لوگ معاشرے میں فتور پھیلانا چاہتے ہیں۔ ہمارے خاندانی نظام، اکائیوں میں دراڑیں ڈال رہے ہیں۔ پاکستانی معاشرے کو بھی مادر پدر آزاد معاشرہ بنا دینا چاہتے ہیں، تب ہی نکاح کے خاتمے، گھروں کو توڑنے کی باتیں کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا سسٹم (ربّانی ادارہ) توڑ کے ایک شیطانی معاشرہ تشکیل دینا چاہتے ہیں۔ آخر ان ٹیڑی میڑھی گندی لکیروں، انتہائی خراب لکھائی اور خراب اُردو میں لکھے گئے پوسٹرز، بینرز کے پیچھے کیسا مقصد کار فرما ہے یہ تو آئینِ پاکستان کے بھی منافی ہے۔ اور پھر فیمینزم کی تحریک تو اب اُن معاشروں میں بھی دم توڑ رہی ہے جنھوں نے اس کی بنیاد ڈالی، تو مملکتِ خداداد، اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسے کس کے ایماء پر ابھارا جارہا ہے۔ حکومت کو چاہیے کہ ایسی تمام چالوں اور حربوں کو آہنی ہاتھوں سے کچل کر ناکام بنائے۔ اس بڑھتی ہوئی فحاشی و عریانی کو فوری لگام دے تاکہ آئندہ کسی کی دینِ اسلام، سنّتِ رسولؐ اور آئینِ پاکستان کا اس طرح مذاق اُڑانے کی ہمّت نہ ہو۔[22] خاندانی نظام کی مخالفت میں جو عورت مارچ میں جو نعرے لگائے گے ان کا جواب حیا مارچ کے جماعت اسلامی کے کارکنان نے اس طرح سے جواب دیا،

---

[22] نرجس ملک، چند نام نہاد روشن خیال عورتیں، تمام عورتوں کی نمائندہ ہرگز نہیں https://jang.com.pk/news/619661

اہلسنت والجماعت:

اللہ تعالیٰ نے عورت کو معظم بنایا لیکن قدیم جاہلیت نے عورت کو جس پستی کے گھڑے میں پھینک دیا اور جدید جاہلیت نے اسے آزادی کا لالچ دے کر جس ذلت سے دوچار کیا وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے ایک طرف قدیم جاہلیت نے اسے زندگی کے حق سے محروم کیا تو جدید جاہلیت نے اسے زندگی کے ہر میدان میں دوش بدوش چلنے کی ترغیب دی اور اسے گھر کی چار دیواری سے نکال کر شمع محفل بنا دیا لیکن اسلام عورت کو شمع خانہ بنا کر عزت واحترام کی سب سے اونچی مسند پر فائز کرتا ہے۔ آج مغربی اقوام بھی عورت کی غلام بنام آزادی سے تنگ آچکی ہیں۔ کیونکہ مغربی تمدن میں اس بے جا آزادی کے نتائج، زناکاری اور بے حیائی کی شکل میں ظاہر ہو رہے ہیں افسوس اس بات کا ہے کہ مسلمان عورت بھی آج اسی آزادی کے حصول کی کوشش میں سرگرداں نظر آتی ہے جبکہ اسلام قرآن کے ذریعے اس کا قرآن وحدیث کے لیے اس کا مقام، حیثیت اور حقوق وفرائض متعین کرتا ہے۔ یورپ نے عورت کی فطری نزاکتوں کو اسلام کے خلاف اس برے طریقے سے استعمال کیا اور اتنا غلیظ محاذ کھڑا کیا کہ آج یوں محسوس ہوتا ہے گویا اسلام عورتوں کے حقوق کا مخالف اور یورپ ان کا محافظ ہے اسی بنا بر پاکستانی عورت آزادی نسواں تحریک میں آزادی کے نام پر مغربی تہذیب کی خواہش مند نظر آتی ہے۔ آزادی نسواں کے عنوان سے عورتوں پر وہ احکام جو ان کے رب کی طرف سے ہے اور وہ حقوق وفرائض جو اللہ نے متعین کر رکھے ہیں انہیں تنقید کا نشانہ بنا کر انہیں عورتوں کے اوپر جبر اور ظلم قرار دیا گیا۔ عورتوں کو گھر میں بند کرنے، اس کی آزادی سیب کرنے کی مہم سے کفر کے نظام کو پھیلانے کا کام یورپ سے شروع کیا گیا اور اس کے حوالے سے عورت کو اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کا درس دینا شروع کر دیا۔ دین کو پرانا، جدید دور کے خلاف، جنگلی زندگی والا نظام قرار دے کر عقل کے خلاف قرار دیا گیا۔ آزادی نسواں کی تحریک در حقیقت اسلام کے خلاف نفرت، اپنی

عیاشیوں اور فحاشی کو عام کر کے ایمان اور حیا کو ختم کرنا ہے۔ یہ آزادی کی تحریک میں فحاشی پھیلانے کا کام در حقیقت اسلام کے سب سے بڑے دشمن یہود و نصاریٰ کا ہے[23]

جیسے قرآن میں ارشاد باری تعالیٰ ہے،

وَدَّتْ طَّآئِفَةٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ لَوْ يُضِلُّوْنَكُمْ[24]

اہل کتاب میں سے ایک گروہ چاہتا ہے کہ کسی طرح تمہیں راہ سے ہٹا دے

اسلامی جماعتوں کے علاوہ دوسرے لوگوں نے بھی آزادی مارچ کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ جیسے، ڈاکٹر صغریٰ صدف[25] کے مطابق عورت مارچ در حقیقت اینٹی عورت مارچ ہے، آزادی مارچ نے معزیز خواتین کو نہایت شرمندہ کیا ہے روشن خیالی، لبرل ازم سے مُراد ظاہری پیراہن نہیں بلکہ تصوّرات، خیالات اور قول و فعل کی پختگی ہے۔ اگر عورتوں کو مختلف مسائل درپیش ہیں تو وہاں مرد کو بھی کہیں مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہ مارچ عورت سے بھلائی کی بجائے بربادی ہے۔ اخلاقیات وروایات کو پامال کیا گیا ہے۔[26]

مسّرت مصبہ عورت مارچ کی مخالفت کرتے ہوئے بیان کرتی ہیں کہ حقوق کوئی دیتا نہیں، آپ اپنی عادات، رویّوں سے اپنی زندگی کی راہیں خود متعین کرتے ہیں۔ پہلے فرائض پورے کریں اور پھر حقوق بھی پورے حاصل کرلیں۔ کھانا گرم کر کے دینے میں کیا مسئلہ ہے بلکہ اپنے سامنے اپنے پیارے رشتوں کا خیال رکھنا بے حد خوشی دیتا ہے۔ سلمیٰ عوان[27] کے خیالات ہیں کہ اس قدر بے ہودگی، عامیانہ پن، لچر انداز، تہذیب واخلاق سے یک سر عاری باتیں، فحش تحریریں ہمارے معاشرے کی 95فی صد عورتوں کے جذبات وخیالات کی غمّاز نہیں ہیں یہ صرف 5فی صد سو کالڈ لبرل عورتوں کی اپنی فرسٹریشن ہے۔ کیا اس آزادی مارچ میں کوئی ایک نعرہ ایسا گونجا، جس میں دیہی خواتین کی تعلیم، تعلیمِ بالغاں کے عزم کا اظہار ہو۔ زچہ وبچّہ کی صحت، علاج معالجے، عورت کے وراثت میں حق کی بات کی گئی ہو۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبّہ کی مثالوں کے ساتھ عورت سے حُسنِ سلوک کی تعلیم دی گئی ہو شریف عورتوں کے مسائل یہ نہیں جنھیں یہ اُجاگر کرتی ہیں۔ ڈاکٹر فاطمہ حسن نے ان الفاظ میں اظہارِ خیال کیا ہے کہ جو سماج عورتوں کو ذہنی طور پر کم تر اور ناقص العقل ثابت کرنے کے لیے تحریر وتقریر کے سب حربے استعمال کرتا رہا۔ اُن کے ذہن ودانش کے بجائے بدن اور لباس کو موضوع بناتا رہا، یہ پوسٹرز اُسی سماج کے ایجنڈے کو مضبوط کررہے ہیں۔ ان کے پیچھے کون سے ذہن کام کررہے ہیں اور اصل عوامل کیا ہیں، زیادہ غور طلب بات یہ ہے ڈاکٹر شاہدہ حسن نے اپنے خیالات منظوم شکل میں بیان کرتے ہوئے کہتی ہیں،

عُمر بھر اور نہیں اشک پرو سکتی مَیں — سچ ہے اب اوروں کے آگے نہیں روسکتی مَیں
اب مِرے چہرے پہ ہے علم و یقیں کا غازہ — اپنے چہرے سے یہ غازہ نہیں دھوسکتی مَیں

---

[23] ابو سعد، اِحسان الحق شہباز، اسلام عورت اور یورپ (لاہور: دار الندلس، ۲۰۰۴ء) ص ۴۳

[24] القرآن، آل عمران، ۶۹:۳

[25] شاعرہ، کالم نگار، اسکرپٹ رائٹر اور PILAC کی ڈائریکٹر جنرل

[26] نرجس ملک، چندنام نہاد روشن خیال عورتیں، تمام عورتوں کی نمائندہ ہرگز نہیں https://jang.com.pk/news/619661

[27] افسانہ نگار، ناول نویس، سفرنامہ نگار

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

میری ہستی کا یہ دشوار سفر جاری ہے
اس سفر میں ابھی پل بھر نہیں سو سکتی مَیں

جہل اور ظلم کے ہر رُوپ سے ہے جنگ مری
عزمِ پیہم کی یہ منزل نہیں کھو سکتی مَیں

گفتگو میری مرا فن بھی ہے معیار بھی ہے
بات کرنے کا سلیقہ نہیں کھو سکتی میں

پر یہ لہجہ یہ تخاطب مری پہچان نہیں
اس قدر غیر مہذّب نہیں ہو سکتی مَیں

یہ احتجاج، یہ غصّہ درست ہے لیکن
غلیظ لفظ نہیں راس اس دہن کے لیے

ہے اِک سلیقۂ اظہار ہی مزاج مرا
دلیل و عقل ہی معیار ہے سخن کے لیے[28]

خلاصہ بحث:

عورت آزادی مارچ میں نکاح جیسے مقدّس بندھن، سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک کی گئی۔ طلاق جیسے فعل (حلال کاموں میں ناپسندیدہ ترین) پر حد درجہ خوشی کا اظہار کیا گیا۔ ماں جیسے خوبصورت اور پاک رشتے کا بھی یہ کہے کر استہزا اُڑایا گیا کہ عورت بچہ پیدا کرنے کی مشین نہیں ہے۔ حجاب و پردے کے دینی احکامات، شعائر کو بھی مَردوں کے ظلم وزیادتی کے کھاتے میں ڈال کر، اُن کا مذاق اڑایا گیا تو یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ اِن عورتوں کا اصل جھگڑا کس سے ہے، دین سے، تہذیب و اخلاق، اقدار و روایات سے یا صنفِ مخالف سے۔ اور کیا اس بے ہودگی، بے حیائی، شور شرابے اور زور زبردستی سے شعائر اللہ، احکاماتِ الٰہی، معاشرتی و سماجی رویّوں یا مَردوں کی فطرت، ساخت و ذہنیت میں کوئی تبدیلی ممکن ہے۔ اس آگ کی لپیٹ میں ہر وہ عورت آرہی ہے، جس نے کبھی بھی زندگی میں حقوقِ نسواں، عورت کی آزادی، مساوات کی بات کی یا عالمی یومِ خواتین کا نام بھی لیا۔ عورت کا کوئی ایک دیرینہ مسئلہ ہی ہائی لائٹ ہو جاتا۔ کوئی ایک پریشانی کم ہوتی، ایک شکایت دُور ہو جاتی عجیب و غریب حُلیوں، کھلی باچھوں، ایک کان سے دوسرے تک پھیلی نمائشی مُسکراہٹوں کے ساتھ، بلند ہاتھوں میں بے مقصد، فضول پلے کارڈز اٹھا کر چوکوں، چوراہوں پہ آکے پایا بھی تو کیا پایا محض لعنت ملامت، رسوائی، جگ ہنسائی۔ اِک سوشل میڈیا ہی نہیں، کہاں کہاں اس ''آنٹی مارچ'' کے تذکرے نہیں ہو رہے

نتائج

مقالہ ھذا کے نتائج یہ ہیں:

* حقوق نسواں اور آزادی نسواں کے لیے عورت مارچ کی تحریک ایک بڑا قدم تھا، 19 ویں صدی کے نصف میں اس تحریک کا باقاعدہ آغاز ہوا ۔1911 تک اس تحریک کو کوئی اہمیت نہ ملی وقفہ وقفہ سے یہ تحریک آگے بڑھتی رہی 1999 کے آخر اور 2000 کے آغاز میں اس تحریک کو کچھ مقبولیت ملی اس کی وجہ عورتوں کا مردوں سے برابری کے حقوق مانگنا اور LGBT community نے اپنے حقوق کی طرف توجہ مرکوز کرائی ،اس تحریک کو دنیا بھر میں مقبولیت تب ملی جب 2017 میں ٹرمپ نے اقتدار سنبھالا ٹرمپ کی بیہودہ کلامی کی وجہ سے اس تحریک کو اور زیادہ مقبولیت ملی اور اسی سال دنیا بھر میں عورت مارچ کیا گیا اور واشنگٹن میں 500,000 لوگوں نے شرکت کی جس میں LGBT community اور مرد بھی شامل تھے۔ پوری دنیا میں وقفہ وقفہ سے عورت مارچ منایا گیا۔ اس تحریک کے آغاز میں اس کا مقصد عورتوں اور مظلوم لوگوں کے حقوق

[28] نرجس ملک، چند نام نہاد روشن خیال عورتیں، تمام عورتوں کی نمائندہ ہرگز نہیں https://jang.com.pk/news/619661

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

کے لیے کوشش کرنا تھا، لیکن کچھ وقت کے بعد اس تحریک میں عورتوں اور ٹرانسجینڈر نے بیہودگی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اس طرح اس تحریک نے نوجوان نسل کو برباد کرنا شروع کر دیا پاکستان میں 2000 میں اس تحریک کو مقبولیت حاصل ہوئی جس میں عورت کے جسم کی نمود و نمائش کی گئی۔

* اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ لیکن عقل کا استعمال فحاشی اور گناہ پھیلانے میں کچھ انسانوں نے خوب کردار ادا کیا ہے، اور اللہ کی بنائی حدود کو توڑنے پر لگ گیا جیسے پردہ اللہ نے عورت پر فرض کیا ہے لیکن شر پسند لوگوں سے یہ برداشت نہ ہوا کہ ایک مسلمان عورت اپنے رب کا حکم بجالائے، اس لیے اسلام کے دشمنوں نے پردے کے خلاف کرنا شروع کر دیا اور کچھ کمزور ایمان لوگوں نے بھی ان شر پرواہ لوگوں کی تقلید کی اور پردہ کرنے والی عورت کو مظلوم کہنا شروع کر دیا اور عورت مارچ میں لبرل لوگوں نے پردے کا مذاق بنانا شروع کر دی حجاب و پردے کے دینی احکامات، شعائر کو بھی مَردوں کے ظلم وزیادتی کے کھاتے میں ڈال کر، اُن کا مذاق اڑایا گیا۔

* جب با عمل مسلمان خواتین پردہ کرتی ہیں تو یورپ کی بڑی بڑی فیشن انڈسٹریز کو پیچھے دھکیل دیتی ہیں، اور یہ ان سے برداشت نہیں اس لیے پردے کے خلاف پُرزور کوششیں کرتے ہیں تاکہ ان کے عجیب اور بیہودہ فیشن کو فروغ مل سکے۔

* عالمی یومِ خواتین کو چند خود ساختہ لبرل، روشن خیال خواتین نے پاکستان میں جس طرح ہائی جیک کر کے بدنام کیا ہے، کسی اور تحریک کی اِس حد تک ذلّت ورسوائی کی مثال نہیں ملتی۔ خاص طور پر پچھلے دو تین برسوں سے تو آزادیِ نسواں اور خواتین کے حقوق کے نام پر جو سرکس لگی ہوئی ہے، وہ امّتِ مسلمہ کی خواتین ہی نہیں، کسی بھی حیادار عورت کے منہ پر کسی طمانچے سے کم نہیں۔ چند سر پھری، بے لگام خواتین ہاتھوں میں کچھ بینرز اٹھا کر (جن پر ایسے حیا سوز، اخلاق باختہ نعرے درج ہوتے ہیں کہ لاج، شرم والی خواتین تو دُور، مَردوں کی بھی دیکھ کر نگاہ جُھک جائے) مظاہروں، ریلیوں اور عورت آزادی مارچ کے نام پر سڑکوں، چوراہوں، بازاروں میں نکل آتی ہیں اور خود اپنا ہی نہیں، عام عورت کا بھی خوب تماشا بناتی، استہزا اُڑواتی ہیں، جو درحقیقت آج تک اپنے ہی نہیں، بنیادی انسانی حقوق تک سے محروم ہے۔

* کھانا خود گرم کرلو اور مائی باڈی از ناٹ یور بیٹل گراؤنڈ جیسے نعروں سے شہرت پانے والی یہ مُہم ایسے فحش اور مخرّبِ اخلاق بینرز، اسکیچز تک جا پہنچی کہ دین و مذہب تو ایک طرف، سماجی اقدار و روایات، ادب و تہذیب تک کا جنازہ نکال دیا گیا۔ میں آوارہ مَیں بد چلن، میرا جسم میری مرضی، عورت بچّہ پیدا کرنے کی مشین نہیں، اگر دوپٹہ اتنا پسند ہے، تو آنکھوں پہ باندھ لو، تمہارے باپ کی سڑک نہیں، آج واقعی ماں، بہن ایک ہو رہی ہیں، لو بیٹھ گئی صحیح سے، دیکھو مگر میری رضامندی سے، طلاق یافتہ ہوں لیکن بہت خوش ہوں، مجھے کیا معلوم تمہارا موزہ کہاں ہے، نظر تیری گندی اور پردہ میں کروں، کھانا خود گرم کرنا سیکھ لیا اور اپنا ٹائم آگیا۔ یہ تو وہ نعرے ہیں جنہیں پھر بھی کہیں نقل کیا جاسکتا ہے جب کہ بعض سلوگنز، اسکیچز، نعرے تو دہرائے بھی نہیں جاسکتے کہ انہوں نے تو یورپ تک کو مات دے دی ہے۔

* چند بے ہودہ پلے کارڈز کے جواب میں اب مَردوں کی جانب سے کیسی کیسی نازیبا، ناشائستہ اور اخلاق سے انتہائی گری ہوئی باتیں، پوسٹس سامنے آرہی ہیں، کیا اس عورت آزادی مارچ کا اصل مقصد یہی تھا۔ فتور تو چند ایک دماغوں کا ہوتا ہے۔ بُرے کے ساتھ اچھا بھی دھر لیا جاتا ہے اور سزا کئی بے گناہوں کو بھی بھگتنی پڑ جاتی ہے ان فیمینزم کی پرچار نام نہاد روشن خیال لبرل خواتین سے پوچھا جائے کہ موقع تو عالمی یومِ خواتین کا تھا، تو پھر دنیا بھر کی عورت اور خصوصاً پاکستانی عورت کے اصل مسائل کیوں اُجاگر نہیں کیے گئے۔ کاروکاری، ونی، وٹہ سٹہ، قرآن سے نکاح، تعلیم کا

حق، لڑکیوں کی خرید و فروخت، وراثت میں حصّہ، تیزاب گردی، زیادہ مشقّت کم اُجرت، بیٹابیٹی میں تخصیص، بچّیوں سے زیادتی، جنسی ہراسانی، کیریئر بنانے کی آزادی، ملازمتوں کے مواقع نہ ملنا، مرضی پوچھے بغیر رشتہ طے کر دینا، علاج معالجے کی مناسب سہولتیں حاصل نہ ہونا اور نان نفقہ جیسے معاملات، ان مسائل کو اُجاگر نہیں کیا گیا۔ کیا اس عورت مارچ کا محور و مرکز، چارٹر محض مَردوں پہ طعنہ زنی، ذمّے داریوں سے آزادی ہی ٹھہرا۔

* خاندانی نظام کی اس تحریک میں خوب مخالفت کی گئی کہ اس میں عورت مظلوم اور غلام ہو جاتی ہے۔ جس درجے پر فائز ہونے کے سبب عورت کے قدموں تلے جنّت رکھ دی گئی، اُسے مشینی عمل کہہ کر احتجاج کیا گیا۔
* آزادی مارچ میں نکاح جیسے مقدّس بندھن، سنّتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تضحیک کی گئی۔ عورت مارچ کے کارکنوں کا کہنا ہے کہ شادی شدہ عورت ایک غلام کی طرح ہے، جس کی خود کی کوئی زندگی نہیں ہوتی ہے۔
* عورت مارچ میں ایک اور فطرت کے خلاف بُرائی ہم جنس پرستی کو بہت فروغ دیا گیا ہے، ان کے نزدیک یہ کوئی برائی نہیں بلکہ یہ حقوق میں شامل ہیں حلانکہ اسلام میں یہ عمل کبیرہ گناہ ہے۔ قوم لوط کو اس عمل کی وجہ سے غرق کر دیا گیا تھا، اور آج پھر سے یہ برائی زور و شور سے عام ہو رہی ہے پاکستان میں بھی اس برائی کے آثار اب دِکھنے لگے ہیں۔
* پاکستان میں اس تحریک کی وجہ سے عورتوں میں بے پردگی، خاندانہ نظام کی مخالفت اور ہم جنس پرستی بہت تیزی سے بڑھ رہی ہے اس تحریک میں اسلامی احقامات کی مخالفت واضح طور پر نظر آتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سفارشات:

- علماء دین اور مفتیانِ کرام کو چاہیے کہ اس نقطہ نظر کو واضح طور پر اپنے تقریروں اور تحریروں میں بیان کریں کہ اسلام میں مرد و عورت میں عملاً کوئی فرق نہیں ہے۔ اعمال کے لحاظ سے، جزا و سزا میں دونوں برابر ہیں۔
- اسلام میں عورت کو پردے کا حکم ہے اس کی حکمتوں کو لوگوں پر واضح کیا جائے تاکہ جو لوگ حجاب و پردے کی مخالفت کرتے ہیں ان پر اس کی اہمیت واضح ہو جائے۔
- مسلمان عورتوں کو دین اسلام کی تعلیم دی جائے تاکہ وہ اپنا مقام پہچان سکیں۔
- قرآن و حدیث اور عقلی دلائل سے خاندانی نظام کی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا جائے۔
- نکاح کی اہمیت کو اُجاگر کیا جائے کہ اس خوبصورت رشتے میں آکر عورت مرد کی غلام نہیں بلکہ اس کی شریک حیات بنتی ہے۔
- اسلام میں عورت کو کتنی اور کس حد تک آزادی اور کیسے حقوق دیئے گئے ہیں اس کو عقلاً و شرعاً واضح کیا جائے۔
- لوگوں کو یہ تعلیم دی جائے کہ ہم جنس پرستی، لواطت اور سحاق جیسی برائیاں عقلاً و طبعی طور پر انسانوں کے لیے نقصان دہ ہے۔
- اسلامی تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کیا جائے تاکہ مسلمان قومِ لوط جیسی برائی سے محفوظ رہ سکیں۔
- اگر خواتین کا عالمی دن منانا ہی ہے تو اس امر کو یقینی بنایا جائے کہ اس دن ان مسائل کو واضح کیا جائے جو عورتوں کو بنیادی طور پر روزمرہ زندگی میں درپیش ہوتے ہیں۔
- پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس بنا پر حکومتی طور پر ہم جنس پرستی کے خلاف قوانین بنائے جائیں اور اس کو اس ملک میں مکمل طور پر بین کیا جائے۔